بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

ان طالب علموں کے نام

جو محنت اور توکل پر یقین رکھتے ہیں

ارادے جن کے پختہ ہوں ، نظر جن کی خدا پر ہو
تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

مؤلفین

Geniusnesthub.com

CS CamScanner

منظور

سعادت حسن منٹو

(1912ء-1955ء)

تعارف:

زندگی کے حالات: سعادت حسن منٹو موضع سمبرالا (لدھیانہ) میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام خواجہ غلام حسن تھا۔ منٹو کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہی ہوئی۔ منٹو کا تعلیمی ریکارڈ کچھ زیادہ اچھا نہ تھا اور حیرت کی بات یہ ہے کہ وہ اُردو میں اکثر فیل ہوتے تھے۔ منٹو کو زمانہ طالب علمی سے ہی ادب سے دلچسپی تھی۔ اُنھوں نے ادبی زندگی کا آغاز غیر ملکی کہانیوں کے تراجم سے کیا لیکن جلد ہی وہ تخلیقی کہانیاں لکھنے لگے۔ اس کے علاوہ ریڈیو اور فلموں کے لیے کہانیاں لکھ کر پیسے کماتے رہے۔ قیامِ پاکستان کے بعد بمبئی سے لاہور منتقل ہو گئے۔ منٹو کی آخری عمر بڑی کسمپرسی کی حالت میں گزری۔

ادبی خدمات: منٹو اُردو ادب کا ایک اہم اور متنازعہ افسانہ نگار ہے۔ نقاد انھیں ترقی پسند کہتے ہیں لیکن ترقی پسند اُنھیں قبول کرنے سے انکاری ہیں۔ وہ انسانی زندگی اور اس کی نفسیات سے پوری طرح آگاہ ہیں۔ اُنھوں نے کھردری حقیقت کو بے رحمی سے موضوع بنایا اور قارئین کو چونکایا۔ وہ ایک حساس طبع اور باریک مشاہدے کا فنکار تھا۔ منٹو کی تصانیف اور تخلیقات مختلف زبانوں میں ترجمہ ہوئی ہیں۔

تصانیف: آتش پارے، منٹو کے افسانے، دھواں، لذتِ سنگ، چغد، ٹھنڈا گوشت، یزید، نمرود کی خدائی، بادشاہت کا خاتمہ وغیرہ۔

سبق کا تعارف:

یہ سبق ایک افسانہ ہے جو سعادت حسن منٹو کی کتاب "منٹو کے بہترین افسانے" سے لیا گیا ہے۔ اس افسانے میں مصنف نے ایک کم سن لڑکے منظور کی شخصیت کے ذریعے امید کی راہ دکھائی ہے۔ منظور مفلوج ہونے کے باوجود ہر وقت خوش رہنے کا ہنر جانتا ہے۔ اس کا یہ ہنر دوسروں کو زندہ رہنے کا حوصلہ اور امید دیتا ہے۔ اس افسانے کا دوسرا مرکزی کردار اختر اسی وجہ سے منظور کا احسان مند ہے۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جاسکتی ہے)

لغت و توضیحات

تعارف (صفحہ نمبر 54)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
متنازعہ	جس پر جھگڑا ہو	نقاد	تنقید کرنے والے
ترقی پسند	ایک تحریک جس کے موضوعات ترقی پسندی کا مظہر تھے	نفسیات	ذہنی حالت
کھردری حقیقت	تلخ حقیقتیں	حساس طبع	ایسے لوگ جن کا مزاج بہت حساس ہو

Geniusnesthub.com

CamScanner

(صفحہ نمبر 55)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شرابور	بھیگا ہوا	لحظے	لمحے
گانٹھ	ڈوری یا دھاگے سے بل دے کر لگائی گئی گرہ	ناک کا بانسا برف کی ڈلی	ناک برف کی طرح ٹھنڈی تھی
رعشہ	کپکپانا، لرزنا		

(صفحہ نمبر 56)

کرب	تکلیف	افاقہ	حالت بہتر ہونا
نڈھال	تھک کر چور ہو جانا	کورونری تھرمبوس	دل کی ایک بیماری
مہلک	خطرناک، جو موت تک لے جائے	نقاہت	کمزوری
صعوبت	مصیبت، تکلیف	داغِ مفارقت	بچھڑنے کا غم، جدا ہو جانا
افلاس زدہ	غربت زدہ	ٹیسیں	درد، تکلیف
عارضہ	بیماری	لاحق	لگی ہوئی

(صفحہ نمبر 57)

اختصار	مختصر	تمتماہٹ	چہرے کا سرخی
ہالے	دائرہ	باتونی	بہت زیادہ باتیں کرنے والا

(صفحہ نمبر 58)

افاقہ	حالت میں بہتری آنا	معجزہ	کوئی بہت انوکھا کام

(صفحہ نمبر 59)

جمعداروں	صفائی ستھرائی کرنے والے	علالت	بیماری

تعارف (صفحہ نمبر 60)

تحمل	صبر، بردباری	معجزہ	انوکھا کام
مُعین	طے شدہ، کام پر مامور	نیم مُندی ہوئی	آدھی کھلی ہوئی آنکھوں سے
محوِ خواب	سو رہا تھا	نحیف	کمزور

Geniusnesthub.com
CamScanner

(صفحہ نمبر 61)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تقویت	طاقت	تناؤ	کھنچاؤ
تعجب	حیرانی		

(صفحہ نمبر 62)

لوتھڑے	گوشت کا ٹکڑے	مسیحا	علاج کرنے والا
قنوطیت	مایوسی	رجائیت	امید
شگفتہ	کھل جانا		

(صفحہ نمبر 63)

محو	مصروف		

اقتباسات کی تشریح

اقتباس 1:

اختر نے اسی وقت اس سے دلی رشتہ قائم کر لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔افاقہ ہوا ہے، منظور ہی کا معجزہ ہے۔ (صفحہ 58)

سبق کا عنوان: منظور

مصنف کا نام: سعادت حسن منٹو

تشریح

یہ سبق ایک افسانہ ہے جو سعادت حسن منٹو کی کتاب ''منٹو کے بہترین افسانے'' سے لیا گیا ہے۔ اس افسانے میں مصنف نے ایک کم سن لڑکے منظور کی شخصیت کے ذریعے امید کی راہ دکھائی ہے۔ منظور مفلوج ہونے کے باوجود ہر وقت خوش رہنے کا ہنر جانتا ہے۔ اس کا یہ ہنر دوسروں کو زندہ رہنے کا حوصلہ اور امید دیتا ہے۔ اس افسانے کا دوسرا مرکزی کردار اختر اسی وجہ سے منظور کا احسان مند ہے۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جا سکتی ہے)

زیرِ نظر اقتباس میں مصنف ایک مریض اختر کے احساسات بیان کر رہا ہے۔ مصنف کے مطابق جب اختر وارڈ میں آیا تھا تو اس کی حالت بہت نازک تھی۔ اسے دل کا دورہ پڑا تھا۔ جیسے تیسے وہ بچ تو گیا لیکن اسے یقین تھا کہ وہ زیادہ دیر زندہ نہیں رہے گا۔ وہ زندگی سے مایوس ہو چکا تھا۔ لیکن وارڈ ہی میں اس کی ملاقات منظور سے ہوئی۔ جو نو دس سال کا ایک بچہ تھا۔ جب سے اس کے دل کا درد کچھ کم ہوا تھا۔ اس نے منظور کو ہنستے مسکراتے دیکھا تھا۔ وہ ہر وقت مطمئن رہتا تھا۔ اس کے چہرے پر ایک غیر معمولی کشش تھی۔

وہ ہر مریض سے واقف تھا۔ اور سب کو سلام کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا۔ وہ ہر کسی کو جلد ہی اچھا ہو جانے کی خوش خبری سناتا۔ وہ ہر کسی کے لیے

Geniusnesthub.com
CamScanner

دعا گو رہتا۔ یوں لگتا تھا کہ وہ کبھی نا امید ہوتا ہی نہیں تھا۔ وہ ہر وقت مثبت سوچنے کا عادی تھا۔ اس طرح ہنستے مسکراتے وہ دوسروں کی تکلیف کم کرتا رہتا ہے۔ وہ ہر نرس اور ڈاکٹر سے کو بھی سلام کرتا۔ نرسیں اسے پیار کرتیں اور ڈاکٹر کچھ نہ کچھ دیر اس کے پاس بیٹھ کر باتیں کرتے۔

اختر زندگی سے مایوس ہو چکا تھا۔ لیکن اب منظور سے مل کر یوں لگتا تھا کہ جیسے اسے زندہ رہنے کا جواز مل گیا تھا۔ اس کی معصومانہ باتوں اور امید نے اس کی اندر زندگی کے دیے روشن کر دیے تھے۔ اس لیے وہ اس سے ایک دلی رشتہ قائم کر چکا تھا۔ اور یہ رشتہ مضبوط ہوتا جا رہا تھا۔ اس نے محسوس کیا کہ اس کی حالت میں جو بہتری آئی تھی، وہ صرف منظور کی بدولت تھی۔ جس نے اسے زندہ رہنے کا حوصلہ اور امید دی تھی۔ اس لیے وہ دل ہی دل میں منظور کا شکر گزار تھا۔ بقول حالی:

رکھتے ہیں جو اوروں کے لیے پیار کا جذبہ　　　وہ لوگ کبھی ٹوٹ کر بکھرا نہیں کرتے

اقتباس 2:

ڈاکٹر مایوس تھے۔ انھیں معلوم تھا کہ اس کے جسم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کا گُر اپنی اس شدید علالت سے سیکھا تھا۔ (صفحہ 59)

سبق کا عنوان: منظور

مصنف کا نام: سعادت حسن منٹو

تشریح

یہ سبق ایک افسانہ ہے جو سعادت حسن منٹو کی کتاب ''منٹو کے بہترین افسانے'' سے لیا گیا ہے۔ اس افسانے میں مصنف نے ایک کم سن لڑکے منظور کی شخصیت کے ذریعے امید کی راہ دکھائی ہے۔ منظور مفلوج ہونے کے باوجود ہر وقت خوش رہنے کا ہنر جانتا ہے۔ اس کا یہ ہنر دوسروں کو زندہ رہنے کا حوصلہ اور امید دیتا ہے۔ اس افسانے کا دوسرا مرکزی کردار اختر اسی وجہ سے منظور کا احسان مند ہے۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جا سکتی ہے)

زیرِ نظر اقتباس میں مصنف منظور کی حالت بیان کر رہا ہے۔ وہ بتاتے ہیں کہ منظور اپنے ماں باپ کا اکلوتا لڑکا تھا۔ ایک دن وہ کھیل کود کر آیا تو آتے ہی اس نے ٹھنڈے پانی سے نہا لیا۔ جس سے اس کے جسم کا نچلا حصہ مفلوج ہو گیا۔ اب ڈاکٹر اس کی حالت سے مایوس ہو چکے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ اس کا مفلوج حصہ کبھی ٹھیک نہیں ہوگا۔ وہ صرف اس کے والدین کا دل رکھنے کے لیے اس کا علاج کر رہے تھے۔

انھیں تو اس بات پر حیرت تھی کہ منظور اتنی دیر زندہ کیسے رہا۔ کیوں کہ اس پر جو بیماری کا حملہ ہوا تھا۔ وہ اتنا شدید تھا کہ اس نے اس کے جسم کے نازک ترین حصوں کو بھی متاثر کر دیا تھا۔ اور ساتھ ہی اس کا نچلا جسم بھی مفلوج کر دیا تھا۔ وہ اس پر ترس کھاتے تھے۔ اسے پیار بھی کرتے تھے لیکن وہ سمجھتے تھے کہ اب وہ کبھی ٹھیک نہیں ہو سکے گا۔ وہ اس کی صحت یابی کے حوالے سے بالکل مایوس ہو چکے تھے۔ اب صرف کوئی معجزہ ہی ہو سکتا تھا جو منظور کو ٹھیک کر دیتا۔

دوسری طرف منظور تھا۔ اس کا رویہ عام انسانوں کے بالکل الٹ نکلا تھا۔ وہ جب شدید بیمار ہو کر بستر کا ہو گیا۔ تو بجائے اس کے کہ وہ مایوس ہوتا، اس نے اپنی اس بیماری کو اپنے لیے خیر کا ذریعہ بنا لیا تھا۔ اس نے اس بات پر یقین کر لیا تھا کہ جو مصیبت اس کے مقدر میں ہے، وہ ہو کر رہے گی۔ اس لیے اس نے اپنی بیماری کو اپنی مایوسی یا کمزوری بننے نہیں دیا تھا بلکہ اپنی طاقت بنا لیا تھا۔ اس کے دماغ نے اپنا غم کم کرنے کے لیے یہ طریقہ ایجاد کر لیا تھا کہ وہ ہمیشہ خوش رہتا تھا۔ اور دوسروں کو خوش رکھنے کی کوشش کرتا تھا۔ وہ خود بھی پر امید رہتا تھا اور دوسروں کو بھی زندہ رہنے کا گُر سکھاتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ پورے وارڈ میں ہر دل عزیز تھا۔

Geniusnesthub.com

CS CamScanner

مشق

سوال 1: خالی جگہ پُر کریں۔

- غیر یقینی
- کورونری تھرمبوس
- اردگرد
- نیم مندی
- مسیحا

(الف) اُس کے دل کی رفتار ---------- تھی۔

(ب) مریض کو دل کا عارضہ ہے جسے ---------- کہتے ہیں۔

(ج) وہ ہوش میں تھا اپنے ---------- کا جائزہ لے سکتا تھا۔

(د) اُس نے ---------- ہوئی آنکھوں سے منظور کی طرف دیکھا۔

(ہ) منظور کی ذات اُس کی نظر میں ---------- کا درجہ رکھتی تھی۔

سوال ۲: درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) اختر کو کس حالت میں ہسپتال لایا گیا؟

جواب: جب اختر کو ہسپتال میں داخل کیا گیا تو اس کی حالت بہت خراب تھی۔ پہلی رات اسے اُکسیجن پر رکھا گیا۔ اس کی نبض کی رفتار غیر یقینی تھا۔ کبھی زور زور سے پھڑ پھڑاتی اور کبھی لمبے لمبے وقفوں کے بعد چلتی تھی۔ اس کا بدن پسینے میں شرابور تھا۔ اس کا رنگ ہلدی کی طرح زرد ہو رہا تھا اور سارے بدن پر رعشہ تھا۔ ڈیوٹی پر موجود نرس کا خیال تھا کہ وہ صبح تک مر جائے گا۔

(ب) منظور کی بیماری کی وجہ کیا تھی؟

جواب: منظور ایک دن کھیل کود کر کے گھر واپس آیا تو اس نے ٹھنڈے پانی سے نہا لیا۔ جس کی وجہ سے اس پر فالج کا اٹیک ہوا اور اس کا نچلا دھڑ ایک دم مفلوج ہو گیا۔

(ج) منظور ہسپتال سے گھر کیوں نہیں جانا چاہتا تھا؟

جواب: جب منظور کو یہ پتہ چلا کہ اب اس کا علاج ہسپتال کی بجائے گھر پر ہوگا تو اسے بہت صدمہ ہوا۔ وہ گھر نہیں جانا چاہتا تھا کیوں کہ اس کا خیال تھا کہ وہ گھر میں اکیلا ہو جائے گا۔ بقول اس کے اس کا باپ سارا دن دکان پر رہتا ہے اور ماں ہمسائی کے ہاں جا کر کپڑے سیتی رہتی ہے۔ اس لیے پھر وہ گھر میں کس سے باتیں کرے گا۔

(د) اختر کے خیال میں اُس کے صحت مند ہونے کی کیا وجہ تھی؟

جواب: اختر کے خیال میں اس کے صحت مند ہونے کی وجہ منظور تھا۔ جو اس کے لیے دعائیں کرتا تھا۔ وہ اس کی زندگی میں مسیحا بن کر آیا تھا۔ اس نے اختر کی مایوسی کو اُمید میں بدل دیا تھا۔ پہلے وہ مرنے کے انتظار میں زندگی کے دن گن رہا تھا لیکن منظور سے ملنے کے بعد اب وہ زندہ رہنا چاہتا تھا۔

(ہ) ہسپتال کے اہلکاروں کا منظور سے کیا رویہ تھا؟

جواب: ہسپتال کے تمام اہلکاروں کا رویہ منظور سے بڑا محبت بھرا اور شفقت آمیز تھا۔ نرسیں اسے پیار کرتی تھیں۔ ڈاکٹر جب بھی اسے دیکھنے آتے تھے، دیر تک اس کے پاس بیٹھے رہتے تھے۔ منظور خود بھی ہر کسی کو سلام کرتا تھا اور ہنستا مسکراتا رہتا تھا۔ تمام نرسیں اس کی بہنیں اور سب ڈاکٹر اس کے بھائی تھے۔

Geniusnesthub.com

CamScanner

سوال ۳۔ منظور کے کردار پر ایک پیراگراف لکھیں۔

جواب: منظور اس افسانے کا مرکزی کردار ہے۔ وہ ایک زندہ جاوید کردار ہے۔ جو ہر وقت ہنستا مسکراتا رہتا ہے۔ اس کی ہنسی میں اُمید اور مسرت سے لبریز ہے۔ وہ ایک ایسا کردار ہے جو دوسروں کو متاثر کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ وہ نہ صرف خود زندگی کا مثبت رخ دیکھتا ہے بلکہ وہ دوسروں کو بھی زندہ رہنے کا ہنر سکھاتا ہے۔ اسی افسانے کے دوسرے اہم کردار اختر میں اسی کی وجہ سے زندہ رہنے کی لگن پیدا ہوتی ہے۔ وہ دوسروں کو حوصلہ دیتا ہے۔ اس کی زندہ دلی ہر کسی کو اس کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نرسیں، ڈاکٹر، مریض الغرض ہر شخص اس سے محبت کرتا ہے۔

سوال ۴۔ اس افسانے کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

جواب: جب اختر کو ہسپتال میں داخل کیا گیا تو اس کی حالت بہت خراب تھی۔ نرس کا خیال تھا کہ وہ صبح ہونے سے پہلے پہلے مرجائے گا۔ اس کا رنگ زرد تھا اور وہ مسلسل بے چین تھا۔ صبح اس کی حالت کچھ بہتر ہوئی۔ ڈاکٹروں نے اسے کچھ ضروری انجکشن لگائے۔ لیکن اسے یقین تھا کہ وہ زیادہ دیر زندہ نہیں رہے گا۔ اس کی عمر بتیس سال کے قریب تھی۔ اس نے زندگی میں کبھی کوئی خوشی نہیں دیکھی تھی۔ اس کے ماں باپ بچپن ہی میں مرگئے تھے۔ وہ ادھر ادھر کی ٹھوکریں کھاتا ہوا بڑا ہوا تھا۔ اس کی صحت بھی کبھی اچھی نہیں رہی تھی۔

شام تک اس کی حالت کافی بہتر ہوگئی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ وہ ایک بہت بڑے وارڈ میں تھا۔ اس کے داہنے ہاتھ والے بستر پر ایک نو دس سال کا بچہ اسے دیکھ رہا تھا۔ اس نے اسے سلام کیا اور اس کا حال پوچھا۔ اس کا نام منظور تھا۔ اسی دوران ایک نرس اور پھر ڈاکٹر گزرا۔ وہ سب اس بچے کو پیار کرتے اور کچھ دیر اس کے پاس بیٹھ جاتے۔ منظور کو اپنے وارڈ کے ہر مریض سے دلچسپی تھی۔ سب نرسیں اس کی بہنیں اور ڈاکٹر بھائی تھے۔ سب اسے پیار کرتے۔ اس کی معمولی شکل وصورت میں بڑی کشش تھی۔ وہ ہر وقت خوش رہتا اور ہنستا مسکراتا رہتا۔

وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد اختر کا حال پوچھتا رہتا اور اسے تسلی دیتا رہتا۔ بڑا ڈاکٹر بھی منظور سے بہت پیار کرتا تھا۔ اس کا باپ درزی تھا۔ وہ اس کے لیے پھل وغیرہ لاتا اور جلدی جلدی چلا جاتا۔ اس کی ماں دیر تک اس کے پاس بیٹھی رہتی۔ اختر کو اس سے باتیں کر کے بڑا حوصلہ ہوتا۔ اس نے محسوس کیا کہ وہ جو بہتر ہو رہا ہے، یہ سب منظور کی وجہ سے ہے۔ منظور سے مل کر اس میں زندہ رہنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ تین دنوں میں اختر نے محسوس کیا کہ وارڈ کا ہر ذرہ منظور کا دوست تھا۔ اسے جب پتہ چلا کہ منظور کا نچلا جسم مفلوج ہے تو اسے بہت افسوس ہوا۔ ہوا یہ تھا کہ وہ باہر سے کھیل کر آیا اور آتے ہی ٹھنڈے پانی سے نہالیا۔ جس سے اس کا نچلا جسم مفلوج ہوگیا۔ ڈاکٹر اس کے بارے میں مایوس تھے۔ وہ صرف اس کے والدین کا دل رکھنے کے لیے اس کا علاج کررہے تھے۔ اس نے ہر وقت خوش رہنے کا ہنر اپنی بیماری سے سیکھا تھا۔

اختر کو پھر دل کا دورہ پڑا لیکن اس نے اپنے سامنے منظور کی مثال رکھی۔ وہ زندہ رہا۔ وہ جب بیدار ہوا تو منظور ویسے ہی چہک رہا تھا۔ اسے منظور کو دیکھ کر بڑی طاقت ملی۔ اختر نے منظور سے پوچھا کہ کیا وہ اپنے لیے بھی دعا مانگتا ہے۔ تو منظور اُداس ہوگیا۔ اس نے بتایا کہ وہ ٹھیک نہیں ہونا چاہتا۔ کیوں کہ اگر وہ ٹھیک ہوگیا تو اسے یہ سب پیار کرنے والے لوگ چھوڑ کر گھر جانا پڑے گا جہاں وہ اکیلا ہوگا۔

آہستہ آہستہ اختر اور منظور کی دوستی بہت بڑھ چکی تھی۔ اختر سچے دل سے منظور کا شکر گزار تھا۔ ایک دن ڈاکٹر نے اختر کو خوش خبری سنائی کہ وہ صبح اپنے گھر جاسکتا ہے۔ رات وہ منظور سے باتیں کرتے کرتے سوگیا۔ وہ منظور سے دور جانے کی وجہ سے بہت اُداس تھا۔ صبح جب اس کی آنکھ کھلی تو منظور کا بستر پر کوئی بوڑھا لیٹا ہوا تھا۔ پوچھنے پر نرس نے بتایا کہ وہ صبح ساڑھے پانچ بجے مرگیا تھا۔ یہ سن کر اختر کو یوں لگا کہ جیسے اسے پھر دل کا دورہ پڑ گیا ہے، لیکن وہ ٹھیک رہا اور اسے ہسپتال سے رخصت ہونا پڑا۔

Geniusnesthub.com

CamScanner

سوال ۵۔ اس افسانے سے کم از کم ایسے پانچ جملوں کا انتخاب کریں جن میں امدادی افعال کا استعمال ہوا ہو۔

جواب:

جملے	امدادی افعال
اس کے دل میں بدستور میٹھا میٹھا درد ہو رہا تھا۔	رہا
شام تک اسے چار ٹیکے لگ چکے تھے۔	چکے
ڈاکٹر سلام کا جواب دے کر اس کے پاس بیٹھ گیا۔	گیا
اختر نے اسی وقت اس سے دلی رشتہ قائم کر لیا تھا۔	لیا
جب اٹھا تو منظور چہک رہا تھا۔	رہا

سوال ۶۔ اعراب لگائیں۔

مَفْلُوج۔ مُعْجِزَہ۔ مُعَیَّن۔ مَسِیحا۔ مَرِیض۔ مَرَض۔ مانِنْد

سوال ۷۔ سرکاری ہسپتال میں داخل کسی مریض کی آپ بیتی لکھیں۔

جواب: دیکھیے آپ بیتی

سوال ۸۔ درج ذیل پیراگراف میں مناسب مقامات پر رموزِ اوقاف لگائیں۔

دورِ حاضر میں بجلی ایک خادمہ کی حیثیت رکھتی ہے گھروں کارخانوں اور دفتروں میں ہر جگہ یہ ہماری روزمرہ زندگی کا لازمہ ہے بٹن دبایا پنکھا چل پڑا روشنی ہوگئی ہیٹر جل اُٹھا ائیرکنڈیشن نے کمرہ ٹھنڈا کر دیا ریفریجریٹر میں ہر چیز یخ بستہ ہوگئی کھانا تیار ہے کپڑے دُھل گئے استری ہوگئی لفٹ نے آپ کو سیکڑوں فٹ بلندی پر پہنچا دیا غرض سوئچ دباتے ہی سب کچھ آن کی آن میں ہو جاتا ہے۔

جواب: دورِ حاضر میں بجلی ایک خادمہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ گھروں، کارخانوں اور دفتروں میں ہر جگہ یہ ہماری روزمرہ زندگی کا لازمہ ہے۔ بٹن دبایا، پنکھا چل پڑا، روشنی ہوگئی، ہیٹر جل اُٹھا، ائیرکنڈیشن نے کمرہ ٹھنڈا کر دیا، ریفریجریٹر میں ہر چیز یخ بستہ ہوگئی، کھانا تیار ہے، کپڑے دُھل گئے، استری ہوگئی، لفٹ نے آپ کو سیکڑوں فٹ بلندی پر پہنچا دیا۔ غرض سوئچ دباتے ہی، سب کچھ آن کی آن میں ہو جاتا ہے۔

سوال ۹۔ سبق کے مطابق جو جملے درست ہیں ان کے سامنے (✓) اور جو غلط ہیں ان کے سامنے (x) کا نشان لگائیں۔

الف۔ اختر کے بدن پر رعشہ طاری تھا۔ ✓

ب۔ اختر اور منظور ہم عمر تھے۔ x

ج۔ اختر کی دعا اللہ تعالیٰ نے قبول کی۔ x

د۔ منظور صحت یاب ہو کر گھر چلا گیا۔ x

ہ۔ کامیاب علاج نے ہی اختر کی بیماری ختم کی۔ ✓

و۔ منظور کی چارپائی پر ایک نحیف و نزار بوڑھا پڑا تھا۔ ✓

Geniusnesthub.com

CamScanner

اضافی مختصر سوال جواب

سوال 1: سعادت حسن منٹو کا اُردو ادب میں کیا مقام ہے؟

جواب: سعادت حسن منٹو اُردو ادب کا اہم اور متنازعہ افسانہ نگار ہے۔ نقاد انھیں ترقی پسند کہتے ہیں لیکن ترقی پسند انھیں قبول نہیں کرتے۔ وہ انسانی زندگی اور اس کی نفسیات سے بڑی اچھی طرح آگاہ تھے۔ انھوں نے زندگی کی تلخ حقیقتوں کو بڑی بے رحمی سے موضوع بنایا ہے۔ بعض اوقات ان کا انداز بہت تیکھا اور تیز معلوم ہوتا ہے۔ لیکن یہ ماننا پڑے گا کہ وہ ایک حساس اور مشاہدہ رکھنے والے فنکار تھے۔

سوال 2: اختر کون تھا اور اس نے کیسی زندگی گزاری تھی؟

جواب: اختر کی عمر بتیس برس تھی۔ اس نے زندگی میں کوئی ایسی خوشی نہیں دیکھی تھی جو اس تکلیف میں اسے یاد آتی۔ وہ یتیم تھا۔ اس کچھ پتا نہیں تھا کہ کس نے اس کی پرورش کی ہے۔ وہ ادھر ادھر کی ٹھوکریں کھاتے ہوئے، بڑا ہوا تھا۔ وہ ایک کارخانے میں پچیس روپے پر ملازم تھا۔ اور انتہائی غربت زدہ زندگی گزار رہا تھا۔

سوال 3: منظور کون تھا اور اسے کیا ہوا تھا؟

جواب: منظور ایک معمولی شکل وصورت کا لڑکا تھا۔ لیکن اس کے چہرے پر ایک غیر معمولی کشش تھی۔ اس کا چہرہ ہر وقت خوشی سے دمکتا رہتا۔ وہ بہت زیادہ باتونی تھا۔ وارڈ کا ہر مریض اور نرس ڈاکٹر اس کے بھائی بہن تھے۔ ہر کوئی اس سے پیار کرتا تھا۔ وہ ایک دن کھیل کر باہر سے آیا تو اس نے ٹھنڈے پانی سے نہالیا۔ جس سے اس پر فالج کا حملہ ہوا اور اس کا نچلا جسم مفلوج ہو گیا۔

سوال 4: منظور کی وجہ سے اختر میں کیا تبدیلی رونما ہوئی تھی؟

جواب: اختر جس نے زندگی میں کبھی کوئی خوشی نہیں دیکھی تھی، وہ زندگی سے بے حد مایوس تھا۔ اسے جب ہسپتال لایا گیا تو وہ زندگی سے ناامید تھا۔ یہاں اس کی ملاقات منظور سے ہوئی۔ جو ہر وقت خوش رہتا تھا۔ اسی کی وجہ سے اس میں زندہ رہنے کی امید پیدا ہوئی اور وہ اپنی تکلیف کو برداشت کرنے لگا۔ اس کا مرض بڑا مہلک تھا لیکن اب اس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوگئی کہ وہ زندہ رہے۔

سوال 5: ڈاکٹروں کی منظور کے بارے میں کیا رائے تھی؟

جواب: ڈاکٹر منظور کی بیماری سے مایوس تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ منظور اب کبھی ٹھیک نہیں ہوسکتا۔ وہ صرف اس کے والدین کا دل رکھنے کے لیے اس کا علاج کر رہے تھے۔ انھیں حیرت تھی کہ وہ اب تک زندہ کیسے ہے۔ کیوں کہ فالج کا اٹیک بہت شدید تھا۔ اس نے اس کا نچلا حصہ بالکل مفلوج کر دیا تھا۔ لیکن وہ اس پر ترس کھاتے تھے اور اس سے پیار کرتے تھے۔

سوال 6: اختر ہسپتال میں آخری رات کیا سوچتا رہا؟

جواب: اسے منظور کی جدائی کا بہت دکھ ہو رہا تھا۔ اسے یقین نہیں آتا تھا کہ وہ صبح منظور سے جدا ہو جائے گا۔ اور پھر اپنی نئی زندگی میں گم ہو کر اسے ایک دن اسے بھول جائے گا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش وہ صبح منظور کی السلام علیکم سننے سے پہلے ہی مر جائے۔ یہ زندگی بھی اسی کی وجہ سے ملی تھی۔

Geniusnesthub.com

CamScanner

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

☆ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات (ا، ب، ج، د) دیئے گئے ہیں، درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1- سبق "منظور" کے مصنف کا نام ہے؟
ا۔ سعادت حسن منٹو ب۔ غلام عباس ج۔ احمد ندیم قاسمی د۔ اشفاق احمد

2- سعادت حسن منٹو کا سن پیدائش ہے؟
ا۔ ۱۹۱۰ ب۔ ۱۹۱۱ ج۔ ۱۹۱۲ د۔ ۱۹۱۳

3- سعادت حسن منٹو کا سن وفات ہے؟
ا۔ ۱۹۵۵ ب۔ ۱۹۵۶ ج۔ ۱۹۵۷ د۔ ۱۹۵۸

4- سعادت حسن منٹو پیدا ہوا؟
ا۔ لاہور ب۔ کراچی ج۔ سمبرالہ د۔ دہلی

5- منٹو کا تعلیمی ریکارڈ کیسا تھا؟
ا۔ اچھا ب۔ برا ج۔ درمیانہ د۔ گزارا

6- منٹو عموماً کس مضمون میں فیل ہوتا تھا؟
ا۔ انگریزی ب۔ ریاضی ج۔ سائنس د۔ اُردو

7- منٹو کو زمانہ طالب علمی ہی سے کس چیز سے دلچسپی تھی؟
ا۔ سیاست ب۔ ادب ج۔ پڑھنے د۔ لکھنے

8- منٹو نے ادبی زندگی کا آغاز کس چیز سے کیا؟
ا۔ افسانوں سے ب۔ مضامین سے ج۔ سفرناموں سے د۔ ترجموں سے

9- قیام پاکستان کے بعد وہ بمبئی سے کہاں منتقل ہو گئے؟
ا۔ کراچی ب۔ لاہور ج۔ دہلی د۔ سری نگر

10- منٹو اُردو ادب کا ایک اہم اور۔۔۔۔۔۔افسانہ نگار ہے؟
ا۔ مشہور ترین ب۔ متنازعہ ج۔ بہترین د۔ پہلا

11- ان میں سے کون سی تصنیف منٹو کی ہے؟
ا۔ آتش پارے ب۔ آنندی ج۔ آخری تحفہ د۔ جاڑے کی چاندنی

12- ان میں سے کون سی تصنیف منٹو کی ہے؟
ا۔ منٹو کے افسانے ب۔ دھواں ج۔ لذتِ سنگ د۔ ا، ب، ج تینوں

13- ان میں سے کون سی تصنیف منٹو کی ہے؟
ا۔ چغد ب۔ ٹھنڈا گوشت ج۔ یزید د۔ ا، ب، ج تینوں

Geniusnesthub.com

CS CamScanner

-14 ان میں سے کون سی تصنیف منٹو کی ہے؟

ا۔ نمرود کی خدائی ب۔ بادشاہت کا خاتمہ ج۔ آتش پارے د۔ ا، ب، ج تینوں

-15 جب اختر کو ہسپتال میں داخل کیا گیا تو اس کی حالت کیسی تھی؟

ا۔ اچھی ب۔ بری ج۔ بہت خراب د۔ بہت اچھی

-16 اختر کے بارے میں نرس کا خیال تھا کہ یہ مریض صبح تک۔۔۔۔۔۔؟

ا۔ زندہ رہے گا ب۔ مرجائے گا ج۔ ٹھیک ہو جائے گا د۔ مزید بیمار ہو جائے گا

-17 ڈاکٹروں نے اختر کو کون سا عارضہ بتایا؟

ا۔ کورونری تھرمبوس ب۔ ٹائفائیڈ ج۔ کینسر د۔ ایڈز

-18 اختر کی عمر کتنی تھی؟

ا۔ تیس ب۔ اکتیس ج۔ بتیس د۔ تینتیس

-19 منظور کی عمر کتنی تھی؟

ا۔ نو دس برس ب۔ دس گیارہ برس ج۔ گیارہ بارہ برس د۔ تیرہ چودہ برس

-20 منظور کی شکل و صورت معمولی تھی لیکن اس میں غیر معمولی۔۔۔۔۔۔۔تھی؟

ا۔ کراہت ب۔ معصومیت ج۔ کشش د۔ سختی

-21 منظور کا باپ کیا کام کرتا تھا؟

ا۔ منشی ب۔ مزدوری ج۔ درزی د۔ نوکری

-22 منظور کا نچلا دھڑ تھا؟

ا۔ زخمی ب۔ مفلوج ج۔ مردہ د۔ بیمار

-23 اختر کو یقین تھا کہ اسے بچانے والا تھا؟

ا۔ انجکشن ب۔ ادویات ج۔ ڈاکٹر د۔ منظور

-24 سبق "منظور" کس کتاب سے ماخوذ ہے؟

ا۔ آتش پارے ب۔ لذتِ سنگ ج۔ منٹو کے افسانے د۔ منٹو کے بہترین افسانے

جوابات

-1	ا	-2	ج	-3	ا	-4	ج	-5	ب
-6	د	-7	ب	-8	د	-9	ب	-10	ب
-11	ا	-12	د	-13	د	-14	د	-15	ج
-16	ب	-17	ا	-18	ج	-19	ا	-20	ج
-21	ج	-22	ب	-23	د	-24	د		

Geniusesthub.com
CamScanner